



## سوال

(186) یاساریۃ الجبل والی روایت کی تحقیق

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یاساریۃ الجبل والی روایت صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو مفہوم واضح کریں اور اگر ضعیف ہے تو وجہ ضعف بیان کر دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلے میں راقم الحروف کا ایک تفصیلی مضمون ”ہفت روزہ الاعتصام لاہور“ (ج ۳۳ شماره ۲۵، ۸ نومبر ۱۹۹۱ء) میں شائع ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ یاساریۃ الجبل والا قصہ بلحاظ سند صحیح ثابت نہیں ہے۔ اس کی سندوں کی بحث مختصر ادرج ذیل ہے:

(۱) ابن عجلان عن نافع عن ابن عمر۔ الخ (دلائل النبوة للبیہقی ۶: ۳۷۰)

اس کی سند ابن عجلان کی تہ لیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محمد بن عجلان مدلس ہیں۔ (طبقات المدلسین، تحقیقی ۹۸ ص ۶۰) اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ غیر صحیحین میں مدلس کا عنعنہ صحت حدیث کے لیے قاذب ہے۔ یعنی مدلس راوی کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹)

(۲) ایاس بن معاویہ بن قرۃ کی مرسل روایت (دلائل النبوة للبیہقی ۶: ۳۷۰)

مرسل روایت، جمہور محققین کے نزدیک مردود ہوتی ہے۔ (دیکھئے الفیۃ العراقی: ۲۳ ص ۲۸)

(۳) الیوب بن نوح عن عبدالرحمان السراج عن نانی، الخ [الفوائد لابن بکر بن خلاد (۱: ۲۱۵، ۲ قلمی) بحوالہ السلسلۃ الصحیحہ (۳: ۱۰۱ ح ۱۱۰)] اس کا راوی الیوب بن نوح متروک ہے۔ [التقریب: ۶۱۲]

(۴) فرات بن السائب عن میمون بن مهران عن ابن عمر، الخ (اسد الغابہ: ۲: ۲۳۳) فرات بن السائب متروک و سخت مجروح ہے۔ [دیکھئے میزان الاعتدال ۳: ۳۳۱ و کتب المجرورین]



(۵) الواقدي عن شيوخه (البدایہ والنہایہ ۱، ۱۳۵، الاصابہ ۲، ۳)

واقدي مشہور کذاب اور متروک راوی ہے۔ (دیکھئے تہذیب التہذیب ۹، ۳۲۳-۳۲۶)

(۶) سیف بن عمر عن شيوخه (البدایہ والنہایہ ۱، ۱۳۳)

سیف مشہور متروک الحدیث اور زندقہ ہے۔ (تہذیب التہذیب ۲، ۲۵۹، ۲۶۰)

(۷) ہشام بن محمد بن مخلد بن مطر عن ابی توبہ عن محمد بن مجاہر عن ابی بلج علی بن عبداللہ الخ (السنة للالکافی، ۱۳۰، ۱۳۱)

اس میں ہشام اور ابوبلج کے حالات نامعلوم ہیں یعنی دونوں مجہول ہیں۔

(۸) للالکافی عن مالک عن نافع عن ابن عمر [البدایہ والنہایہ ۱، ۱۳۵، وکرامات اللالکافی: ۳، دوسرا نسخہ: ۶۷]

اس کے رومی عمرو بن الاذہر کے بارے میں امام دارقطنی نے فرمایا: کذاب (الضعفاء والمتروکون: ۳۹۵) ابن حبان نے اسے حدیثیں گھڑنے والا قرار دیا۔ دیکھئے المجر و حین (۲، ۷۸) لہذا یہ سند موضوع ہے۔ خود حافظ ابن کثیر نے کہا: ”وفی صحیحہ من حدیث مالک نظر“ اور اس کی صحت میں نظر ہے۔ (البدایہ، ۱۳۵)

اس قصے کی دیگر سندیں بھی مردود ہیں لہذا یہ کہنا کہ یہ ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں غلط ہے۔

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ واقعہ اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و ناقابل اعتماد ہے۔ لہذا اسے کسی متاخر امام یا عالم کا صحیح قرار دینا اصول حدیث کی رو سے غلط ہے۔ جو لوگ اسے صحیح سمجھتے ہیں انہیں چاہیے کہ اصول حدیث کی روشنی میں اس واقعہ کا صحیح ہونا ثابت کریں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 433

محدث فتویٰ